بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعرِ مشرق علامہ اقبال اور علمائے دیوبند

برادرانِ اسلام وخواتین — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض ناسمجھ خواہمخواہ علمائے دیوبند کی نیک نامی پر دھبّہ لگانے کے لئے علاّمہ اقبال کے نام کو پیش کرتے ہیں جو نہ صرف علاّمہ کے بلکہ خود اپنے ہی نام کو داغدار کرنے کے محرِک ہوتے ہیں ،ذیل میں ماہنامہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ، پاکستان کے دوصفحات (ص ۱۹، ۲۰) مع سرورق ان کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں، والسلام ؛

’’ماھنامہ نصرۃ العلوم صفر ۱۴۳۱ھ ‘‘

مولانا محمد فیاض خان سواتی

حاصل مطالعہ

علماء دیوبندؒ علامہ اقبالؒ کی نظر میں

مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ المتوفی ۱۹۳۸ء کے خیالات وتاثرات......

(۱) ’’دیوبند ایک ضرورت تھی، اس سے مقصود تھا ایک روایت کا تسلسل وہ روایت جس سے ہماری تعلیم کا رشتہ ماضی سے قائم ہے۔‘‘ (اقبال کے حضور، ص۲۹۳)

(۲) ’’میری رائے ہے کہ دیوبند اور ندوہ کے لوگوں کی عربی علمیت ہماری دوسری یونیورسٹیوں کے گریجویٹ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔‘‘ (اقبال نامہ حصہ دوم، ص۲۲۳)

(۳) ’’میں آپ (صاحبزادہ آفتاب احمد خان) کی اس تجویز سے پورے طور پر متفق ہوں کہ دیوبند اور لکھنؤ (ندوہ) کے بہترین مواد کو برسر کار لانے کی کوئی سبیل نکالی جائے۔‘‘ (اقبال نامہ حصہ دوم، ص۲۱۷)

(۴) ’’ایک بار کسی نے علامہ مرحوم سے پوچھا کہ یہ دیوبندی کیا کوئی فرقہ ہے؟ کہا نہیں، ہر معقولیت پسند دیندار کا نام دیوبندی ہے۔‘‘ (علماء دیوبند کا مسلک، ص۵۵)

(۵) ’’مولوی اشرف علی صاحب تھانوی سے پوچھئے وہ اس (مثنوی مولانا رومؒ) کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں میں اس (مثنوی کی تفسیر کے) بارے میں انہی کا مقلد ہوں۔‘‘ (مقالات اقبال، ص۱۸۰)

(۶) ’’میں ان (مولانا سید حسین احمد مدنیؒ) کے احترام میں کسی اور مسلمان سے پیچھے نہیں ہوں۔‘‘ (انوار اقبال، ص۱۶۷)

نیز فرماتے ہیں’’مولانا (سید حسین احمد مدنیؒ) کی حمیت دینی کے احترام میں، میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔‘‘ (انوار اقبال، ص۱۷۰)

(۷) ’’...... اس (دہر) کے متعلق مولوی سید انور شاہ صاحب سے جو دنیائے اسلام کے جید ترین محدثین وقت میں سے ہیں میری خط وکتابت ہوئی۔‘‘ (انوار اقبال، ص۲۵۵)

(۸) ’’مجدد الف ثانیؒ، عالمگیرؒ، اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم نے اسلامی سیرت کے احیاء کی کوشش کی

صفر ۱۴۳۱ھ

مگر صوفیاء کی کثرت اور صدیوں کی جمع شدہ قوت نے اس گروہ احرار کو کامیاب نہ ہونے دیا۔'' (اقبال نامہ حصہ دوم، ص ۴۹)

(۹) ''مولانا شبلیؒ (م ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء) کے بعد آپ (حضرت مولانا سید سلیمان ندوی خلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ) استاذ الکل ہیں۔'' (اقبال نامہ حصہ اول، ص ۸۰)

عریضۂ اقبال بخدمت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ (منقول از اقبالنامہ ص ۲۵۷ ج ۲)

(۱۰) مخدوم ومکرم حضرت قبلہ مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے ماسٹر عبداللہ صاحب سے ابھی معلوم ہوا ہے کہ آپ انجمن خدام الدین کے جلسے میں تشریف لائے ہیں اور ایک دو روز قیام فرمائیں گے، میں اسے اپنی بڑی سعادت تصور کروں گا، اگر آپ کل شام اپنے دیرینہ مخلص کے ہاں کھانا کھائیں جناب کی وساطت سے حضرت مولوی حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ عثمانی حضرت مولوی شبیر احمد صاحب اور جناب مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کی خدمت میں یہی التماس ہے۔

مجھے امید ہے کہ جناب اس عریضے کو شرف قبولیت بخشیں گے، آپ کو قیام گاہ سے لانے کے لئے سواری یہاں سے بھیج دی جائے گی۔

(تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ) (بحوالہ مجموعہ رسائل چاند پوریؒ حصہ اول ص ۴،۵)